© rasailojaraid.com

ضبط شدہ شراب کی فروخت

جناب جسٹس (ر) منیر احمد مغل
(سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل)

سوال یہ ہے کہ بندرگاہوں یا ہوائی اڈوں پر باہر سے آنے والی ضبط شدہ شراب کی فروخت اس غیر مسلم شخص کے ہاتھ جو زیادہ قیمت کی بولی دے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نص صریح ہے۔ قرآن پاک نے اسے رجس قرار دیا ہے اور اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔

نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الخمر

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خمر کی بیع سے منع فرمادیا)

جس شے کی بیع سے ممانعت کردی گئی وہ شریعت کی نظر میں مال متقوم نہیں رہی۔

جب کوئی شے مال متقوم نہ رہی تو اس کے عوض نہ کوئی اور شے خریدی جاسکتی ہے نہ اسے کسی قیمت کے عوض بیچا جاسکتا ہے۔

علامہ ابن عابدین کا کہنا ہے کہ مسلمان کے لئے خمر کا قیمت والا ہونا اس لئے نہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے نجس قرار دیا ہے اور اس کو بے قدر کردیا ہے۔ کسی چیز کا تقوم (قیمتی valuable) ہونا اس کے قدر اور عزت سے جانا جاتا ہے۔

لیکن اس کی مالیت (مال ہونا) ختم نہیں ہوتا زیادہ صحیح رائے ہے کیونکہ مال اسے کہتے ہیں جس کی طرف طبیعت میلان کرے اور اس میں حصول اور خرچ جاری ہوتا ہے اور یہ مال تو ہوتا ہے لیکن ایک مسلمان کے حق میں یہ غیر متقومہ مال ہوتا ہے۔

جہاں تک ایک غیر مسلم کا تعلق ہے تو اس کے حق میں یہ اسی طرح مال متقوم ہوتا ہے جیسے خنزیر۔ یہاں تک کہ ایک غیر مسلم کے لئے اس کی بیع صحیح (valid) ہوا کرتی ہے۔

اگر اسے غیر امام یا اس کا کوئی مقرر کردہ شخص تلف کردیتا ہے تو ایسے شخص کو اس کی قیمت (اس ذمی غیر مسلم) کو ادا کرنا پڑتی ہے۔

☆ طرفین: فقہ میں طرفین سے مراد امام ابوحنیفہ و امام محمد ہیں۔ (رحمہما اللہ تعالیٰ) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چونکہ ایک مسلمان کے حق میں خمر غیر متقوم ٹھہری اسلئے مسلمانوں کے پاس کی خرید وفروخت جائز نہیں۔نہ ہی اس کی قیمت کا کھانا۔کیونکہ اللہ تعالی نے اس کو"رجس"کا نام دیا ہے۔اور اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔جو اس بات کا متقضی ہے کہ کسی مسلمان کے لئے اس کے نزدیک تک جانا بھی جائز نہیں۔چاہے وہ اس حال میں اس کے متمول ہونے کی غرض سے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے شراب کی بیع اور اس کی قیمت کے کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا یہود پر اللہ کی مار پڑے ان پر چربی حرام کی گئی انہوں نے اس کو حاصل کیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھائی اور یہ کہ ان پر اس کا (شراب کا) پینا حرام کیا گیا۔انہوں نے اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

اور وہ لوگ جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی اس میں اس کا (شراب کا) بیچنے والا اور اس کا خریدنے والا دونوں شامل ہیں۔

اگر کسی شخص کا کسی دوسرے شخص پر قرض ہے اور وہ اس قرض کو شراب کی قیمت سے ادا کرے تو اس کے لئے اس کا لینا حلال نہیں۔ماسوائے اس کے کہ جس کے ذمہ قرض ہے وہ کافر ہو ایسی صورت میں اس کے اس سے لے لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ کافر کے حق میں (شراب کی قیمت) مال متقوم ہوتی ہے تو اس کی بیع بھی جائز ہوتی ہے۔اور بائع قیمت کا حق بھی رکھتا ہے۔اور ایک مسلمان اپنے مقروض کی ملکیت صحیح سبب کے ذریعے لیتا ہے اور جو چیز وہ لیتا ہے اپنے قرض کے عوض وہ اپنے حق میں لیتا ہے نہ کہ شراب کی قیمت۔

مسلمان کا شراب کو بیچنا باطل ہے اور اس کی قیمت وصول کرنے کا اسے حق نہیں۔اگر کسی سے قیمت لے بیٹھا ہے تو اسے واپس لوٹا دے اور قرض دینے والا اپنے مقروض کی ملکیت میں سے نہیں لے سکتا بلکہ شرعاً فاسد سبب کی بنا پر اس کے پاس نہ حاصل کی جاسکنے والی ملکیت ہے تو یہ ایسا ہو گیا کہ حرمت اور فساد والی قرار شدہ چیز کا لے لینا اور ایسا کرنا حلال نہیں۔

جب بیع (sale) ایسی ثمن (price) کے ساتھ ہو جیسے شراب (intoxicant) تو وہ فاسد (invalid) ہو جاتی ہے۔احناف کے نزدیک بیع کی حقیقت میں موجودگی کی بنا پر۔اور وہ حقیقت ہے مال کا مال کے ساتھ مبادلہ۔یہ اس لئے کہ شراب بعض غیر مسلموں کے نزدیک مال متقوم ہوتا ہے اور احناف کے نزدیک بھی مال ہے سوائے اس بات کے کہ وہ شرعاً متقوم مال نہیں۔

☆ دلالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت مفہوم ہوتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور مقرر شدہ قاعدہ اس مقالہ میں یہ ہے کہ اگر دو عوضوں میں سے ایک آسمان سے نازل شدہ دین کے مطابق مال نہ ہو تو بیع باطل ہوتی ہے چاہے وہ عوض فروخت ہونے والا مال (یعنی مبیع) ہو یا قیمت (یعنی ثمن) ہو۔ اسی اصول کے تحت مردار، خون اور آزاد انسان کی بیع باطل ہے۔ اور اسی طرح اس کے ساتھ بیع کرنا تو وہ احناف کے نزدیک صحیح (جائز)۔ یہ اس لئے کہ وہ شے جس کو ثمن کا نام دیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر مال نہیں ہوتی اور ثمن کا پورے طور مال ہونا عقد بیع کے انعقاد کے لئے ایک شرط ہے۔

اور اگر بعض ادیان میں عوض کا مال ہونا ہے تو اگر اس بطور ثمن (price) معتبر مانا جاتا ہے تو ایسی بیع فاسد ہوگی۔

چنانچہ کپڑے کی بیع شراب کے عوض یا شراب کی بیع کپڑے کے عوض فاسد ہوگی۔ اور اگر بیع کے طور پر اس کا تعین ہو تو بیع باطل ہوگی۔

پس شراب کی بیع روپے کے ساتھ اور روپے کی بیع شراب کے ساتھ باطل ہوگی۔

اور اسی پر اگر ثمن حرام ہو تو بیع کی قیمت کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ غیر احناف (حنفیہ کے علاوہ دوسرے مکاتب فکر کے علماء) کے نزدیک ایسی بیع باطل ہے۔

ذمی لوگ خرید و فروخت میں مسلمانوں کی طرح ہیں مگر شراب اور خنزیر کے بارے میں خاص کر کہ ان کا معاملہ شراب پر مسلمان کے معاملہ جیسا ہے شربت پر اور ان کا معاملہ خنزیر مسلمان کے معاملہ کا سا ہے بکری پر۔

ذمی لوگ جملہ معاملات میں مسلمانوں کی طرح ہیں کیونکہ وہ بھی معاملات کے مکلف اور مباشرت اسباب کے محتاج ہیں۔ پس جو معاملات مسلمانوں کے لئے جائز یا ناجائز ہیں وہ ان کے لئے بھی جائز اور ناجائز ہیں۔ البتہ خنزیر اور شراب اس سے مستثنیٰ ہیں کہ ان کی خرید و فروخت ان کے لئے جائز ہے ہمارے لئے نہیں کیونکہ وہ ان کی مالیت کے معتقد ہیں (ونحن امرنا بان نترکھم و مایعتقدون)۔

متقوم وہ چیز ہوتی ہے جس سے نفع اٹھانا حالت اضطرار کے علاوہ بھی شرعاً مباح (جائز ہوتا ہے۔

شراب ایک ایسی چیز ہے جس سے حالت اضطرار کے علاوہ کسی مسلمان کے لئے نفع اٹھانا مباح نہیں ہے۔ اس لئے یہ غیر متقوم ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی بیع رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دی ہے۔ اور اس کے بہادینے کا حکم دیا ہے۔

اس کا (اراقتہ) بہادینا واجب ہے۔

مسلمانوں کو اس کا تملک ممنوع ہے۔

جس شے کی بیع حلال نہ ہو اور نہ ہی اس کی ملکیت حاصل ہو سکے اس کے تلف ہو جانے پر کوئی ضمان واجب نہیں ہوتا۔

فمن اضطر غیر باغ و لا عاد فلا اثم علیہ کا قرآنی اصل بھی موجود ہے۔

جدید مسائل کے حل میں قانونی حیلہ (legal device) کہیں غرر۔ دھوکہ نہ بن جائے۔ دھوکہ اور خیر خواہی (النصیحۃ) دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

قرآن و سنت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلہ مذکورہ کے حل کے لئے میری تجاویز حسب ذیل ہیں۔

۱۔ وطن عزیز پر غیر مسلم ممالک سے لئے گئے قرضوں پر سود در سود پڑ چکا ہے جس کی ادائیگی معاہدوں کے تحت ایک ذمہ داری ہے (یہ الگ بات ہے کہ ایسے قرضے اسلامی مملکت کو لینے چاہئیں یا نہیں۔ کونسل کی رائے اس مسئلہ میں بھی لی جانی ضروری دکھائی دیتی ہے)۔ ضبط کردہ شراب سے اس سود کو اتار دیئے جانے پر غور کیا جاسکتا ہے تاکہ ایک برائی سے دوسری برائی کا خاتمہ ہو جائے اور ملک کا حلال ذرائع سے آمدہ سرمایہ ایک حرام چیز کو اتارنے پر ان خاص اضطراری حالات میں ضائع نہ ہو۔ سود حرام ہے مگر ان اجباری قرضوں پر پڑ جانے والے سود کی ادائیگی ایک قومی مجبوری ہے۔

شراب کی بیع حرام ہے اور اس کو بہادینا بھی واجب ہے مگر جس خاص اضطراری حالت کا سامنا ہے اس میں ضبط کردہ شراب کو اس سود کے عوض غیر مسلموں ہی کو دے دینا اس اضطراری حالت کا تقاضا ہے۔ تاکہ دو خباثتوں، نجاستوں اور رجس چیزوں سے چھٹکارا مل سکے۔ مزید یہ کہ اصل زر ادائیگی بہر صورت حلال طریقے سے حاصل کردہ آمدنی سے کرنا ہوگی۔ اور شراب اور سود ہی رہیں گے۔ یہ اضطراری طریقہ ادائیگی سود کی کسی بھی شکل کو حلال نہیں کرے گا۔ نہ ہی اس بات کا دروازہ کھلے گا کہ عوام الناس کھلے عام سودی قرضے لے کر اس سود کی ادائیگی کو جائز سمجھنے لگ جائیں۔

۲۔ غیر مسلم اقلیتیں جن کے مذہب میں شراب کا استعمال مذہبی رسومات میں جائز ہو ان کا ایک قومی سطح پر بورڈ تشکیل دیا جائے جو اس ضبط کردہ شراب کے بارے میں ملکی آئینی اور ان کے اپنے مذہبی کوڈ کے

☆ شریعت کی اصطلاح میں دوسرے پر فعل کو لازم کرنے کا تصرف ، امر کہلاتا ہے۔ ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطابق اس بات کا ذمہ دارانہ فیصلہ کرے کہ یہ کیسے ہو اور اس Board کو غلط استعمال کی صورت میں جواب دہ بنایا جائے۔ نیز غیر مسلم اقلیتوں کا یہ بورڈ اس کو غیر مسلموں ہی کو دیکر جو آمدنی حاصل کرے اس کو غیر مسلموں ہی کے نادار، ضرورت مند، مفلوک الحال اور محروم المعیشت افراد کی بہبود پر سکول/کالج ہسپتال یا کسی بھی اور صحت مندانہ اقدام پر خرچ کرے اور آمد وخرچ کی سالانہ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل کی ایک محاسبہ کمیٹی کو پیش کرتا رہے جسے حکومت نے مقرر کیا ہو۔

ادویہ سازی میں انسانی جان بچانے کے لئے انتہائی ناگزیر حالات میں جب تک کوئی حلال متبادل سائنسی طور پر سامنے نہ آ جائے اور ومن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ والے اصول پر سختی سے عمل رہے تو ایسی صورت حال میں ایسی ضبط کردہ شراب کے استعمال میں بظاہر کوئی حرج نہیں آتا۔

۴۔ اسلحہ سازی میں شراب کا استعمال ناگزیر ہو تو بجائے سازی کو ملک میں صنعت کا درجہ دینے کے اس ضبط کردہ شراب کو استعمال کر لینے پر بھی غور کیا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ شراب کی ملک میں آمد ہی کا دروازہ بند کرنے کے لئے حکومت غیر ملکی حکومتوں پر اس قسم کی ذمہ داری ڈال سکتی ہے کہ اگر کسی ملک سے شراب پاکستان میں بغیر سرکاری اجازت نامہ کے پہنچی تو اس ملک سے ہرجانہ وصول کیا جائے گا۔

۵۔ رہا سد ذرائع کا مسئلہ تو اس بات کا پورا پورا بندوبست حکومتی سطح اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کیا جائے گا کہ ایک خفیہ پڑتال کا یک جسے آج کل monitoring کا نام دیا جاتا ہے کا نظام قائم کر کے ملوث دوکانداروں کو تادیبی/شرعی سزا دی جائے تا کہ سد ذرائع کا اصول قائم رہے۔

نئی کتاب .... ایک طالب علم کی

سفری یادداشتیں

نور احمد شاہتاز

ناشر: اسکالرز اکیڈمی کراچی

ہر اچھے بکسٹال پر دستیاب ہے۔

☆ نص کا تعلق چار چیزوں کے ساتھ ہوتا ہے نمبر ۱: عبارت نمبر ۲: اشارہ نمبر ۳: دلالت نمبر ۴: اقتضاء

© rasailojaraid.com